یہ تحدیثِ نعمت اور نیازِ عبدیت ہے۔ یہ عبدِ مجبور کا سہارا اور عبدِ شکور کا فخر ہے۔

کتاب سلیقے سے مرتب کی گئی ہے، درمیان میں بیت اللہ کی بعض یک رنگی تصاویر بھی شامل ہیں، البتہ جلد بندی مزید توجہ چاہتی ہے۔

نام کتاب: حیاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن حکیم کے آئینے میں

مصنف: ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی

ناشر: دارالاشاعت

صفحات: ۲۶۲

تبصرہ نگار: علی محسن صدیقی۔ کراچی

عنوانِ بالا میرے فاضل دوست پروفیسر سید محمد ابوالخیر کشفی کی کتابِ سیرت کا سرنامہ ہے۔ اسے کراچی کے ایک دینی طباعتی ادارے دارالاشاعت نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ مگر یہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن نہیں ہے اور خیال ہے کہ اس کی اشاعتِ اول ۱۹۹۱ء میں روبہ عمل آئی تھی، یوں ہر چند کہ ناشر نے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے، یہ کتاب زیرِ تبصرہ کا دوسرا ایڈیشن ہے، لیکن یہ نقشِ ثانی نہیں ہے، کیونکہ فاضل مصنف کو نظرِ ثانی کا موقع نہیں ملا ہے۔ ایسا یا تو پروفیسر صاحب کی عدیم الفرصتی کی وجہ سے ہوا ہے یا ناشر کی عجلت پسندی کی وجہ سے۔ بہر کیف کتاب طباعت کے اعلیٰ معیار سے چھاپی گئی ہے اور صوری ہیئت سے آرائش وزیبائش کا عکسِ جمیل ہے۔

پروفیسر سید محمد ابوالخیر کشفی صاحب ہماری علمی دنیا کی جانی پہچانی شخصیت ہیں، اور وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ عہدِ حاضر کے اُردو انشا پردازوں میں اُنہیں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ وہ ادیب بے بدل ہیں اور اُن کی تحریر میں دل کشی، دل رسی و دل آویزی کے اوصاف نمایاں ہیں۔ زبان و ادب کے موضوعات پر اُن کی نگارشات میں یہ محاسن بدرجۂ غایت موجود ہیں۔ وہ ایک عرصے سے دینی موضوعات پر لکھ رہے ہیں اور خصوصاً سیرتِ سرورِ کائنات علیہ السلام پر اُن کی متعدد تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔ کشفی صاحب کا تعلق ایک علمی وصوفی خانوادے سے ہے اور اب وہ صوری و معنوی دونوں حیثیتوں سے صوفی صافی ہیں۔ جب اُن جیسا سحر نگار انشا پرداز وصاحبِ دل صوفی جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ پاک پر خامہ فرسائی کرے، تو اُس کی تحریر آیتِ جمال و سحرِ حلال کا حسین وجمیل مرقع بن جاتی

ہے۔نثر میں یہ سحر، لطافت کی اُس کیفیت کا آئینہ دار ہو جاتا ہے جو شعر کی سرحدوں میں در آتی ہے اور قاری کو اس سحر طرازی سے ہمہ شوق بنا دیتی ہے۔

پروفیسر سید محمد ابوالخیر کشفی کی کتاب ''حیاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' اعلیٰ اُردو انشا پردازی نگاری کا بے مثال نمونہ ہے۔اُن کے لئے سیرت سید المرسلین علیہ السلام والصلوٰۃ کی تسوید، ہر مردِ مومن کی طرح ایک عبادت ہے، مگر ہر سیرت نگار کے پاس وہ قلم نہیں ہوتا جو سحر ہلال و آیۂ جمال کی تخلیق پر قادر ہو۔کشفی صاحب خوش بخت ہیں کہ اُنہیں عشقِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تصدق میں ایسا قلم عطا کیا گیا ہے۔یہ اُن کی خوش بختیٔ مزید ہے کہ اُنہوں نے اپنی انشا پردازی کی بدولت اس نہج پر سیرتِ پاک لکھ کر ہماری علمی و مذہبی دنیا میں ایک نمایاں و امتیازی مقام پالیا ہے۔میری ناقص معلومات کی حد تک اس اسلوب میں اُردو زبان میں سیرتِ مقدس پر لکھی جانے والی کتابوں میں کشفی صاحب کی زیرِ تبصرہ کتاب کے علاوہ صرف ایک کتاب اور ہے اُس کتاب کا نام ہے ''النبی الخاتم'' اور اسے مشہور عالم و شیوا بیان ادیب مولانا سید مناظر احسن گیلانی مرحوم نے لکھا ہے، لیکن مولانا گیلانی کی کتاب سیرتِ پاک کے چیدہ چیدہ واقعات کے بیان تک محدود ہے اس میں واقعاتِ سیرت کا مسلسل بیان نہیں ہے، جبکہ کشفی صاحب کی کتاب سیرتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مکمل کتاب ہے اور اختصار کے باوجود بھرپور ہے۔مولانا گیلانی کی کتاب حدیثِ دل ہے جبکہ پروفیسر کشفی کی کتاب حدیث دل بھی ہے اور آیۂ عقل بھی۔یوں سیرت نگاروں میں اُن کی انفرادیت مسلم ہے۔

قرآنِ حکیم اللہ کا آخری، موثق و معتبر صحیفہ اور تمام دینی و دنیوی خیر و فلاح کا مجموعہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس صحیفۂ مقدس کو جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا اور اس کی حفاظت و صیانت کا بھی وہی ضامن و محافظ ہے۔مسلمانوں نے اسے صحیفوں اور سینوں میں محفوظ رکھا اور اس میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔آج دنیا کی سب سے محفوظ و مصون یہی کتاب ہے جس کا ہر اعراب، ہر حرف اور ہر لفظ بالکل اُسی طرح محفوظ ہے، جیسا کہ وہ نازل ہوا تھا۔قرآنِ حکیم، مہبط وحی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی مکمل تفسیرِ حیات ہے اور نبیٔ مقدس کی ذات قرآنِ مجسم ہے۔صدیقۂ کائنات اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی سائل نے اخلاق و عاداتِ نبوی ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو آپؓ نے فرمایا: ''کان خلقه القرآن'' یعنی آپ کے اخلاق و عادات تعلیماتِ قرآن کا پیکرِ جمیل ہیں۔اسی لئے سیرت پاک کا اولین و موثق ترین مآخذ یہی کتابِ ہدایت ہے۔سیرت نگاروں نے اس ماخذ کو سب

سے پہلے اور سب سے زیادہ استعمال کیا ہے۔ پروفیسر کشفی نے اپنی کتاب میں اسی کتاب الٰہی کو بطور ماخذ بھرپور استعمال کیا ہے اور خوب استعمال کیا ہے۔

اُنہوں نے اس ضمن میں کتبِ تفسیر سے بھی رجوع کیا ہے لیکن مہماتِ کتبِ تفسیر سے مراجعت نہیں کی ہے۔ کشفی صاحب عربی جانتے ہیں اور اُن کے لئے امام رازیؒ کی تفسیرِ کبیر، سید رشید رضا مصری کی تفسیر المنار اور سید قطب شہیدؒ کی تفسیر فی ظلال القرآن سے استفادہ کرنا آسان تھا۔ نیز اُردو زبان میں ایک ضخیم تفسیر مولانا امین احسن اصلاحی مرحوم کی تدبرِ قرآن بھی کارآمد ہوسکتی تھی۔ ان کتبِ تفسیر میں سیرتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق گراں قدر معلومات موجود ہیں۔ پروفیسر صاحب نے سیرتِ پاک پر لکھی جانے والی اُردو کی کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں، یہ ثانوی مآخذ ہیں، مناسب ہوتا اگر وہ بنیادی مآخذ ومراجع کی نشان دہی کرتے اور ثانوی کتابوں کے حوالے نہ دیتے۔ اختلافِ اسماء وسنین اور تعدیلِ روایاتِ مختلفہ کے لئے بنیادی مراجع کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ پروفیسر صاحب کو ان سے رجوع کرنا چاہئے تھا۔

کشفی صاحب نے اپنی کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُم المؤمنین حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح پر بھی بحث کی ہے، لیکن قرآنِ حکیم کی روشنی میں واہی روایات کی بے اصلی ثابت ہوچکی ہے اور وضاعین کی اس تہمت سے ذاتِ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی برأت پر خود ربِ محمد (ﷺ) نے شہادت دی ہے اس کے بعد اس پر مزید بحث کی ضرورت نہیں تھی۔ اس طرح اُنہوں نے واقعۂ افک سے بھی بحث کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عفت و عصمت کا برملا اعلان فرما کر منافقین اور اُن کے متبعین کی تکذیب وتہمت تراشی ثابت کردی ہے۔ اس لئے اس اتہام کا کتبِ سیرت میں اب ذکر نہیں کیا جاتا۔ بہتر ہوتا اگر کشفی صاحب اس بیانِ افک کو حذف کردیتے۔

پایانِ کار میں پروفیسر سید محمد ابوالخیر کشفی صاحب کو اُن کی بے مثال کتاب کی تالیف پر مبارک باد دیتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ وہ تادیر سیرتِ پاک پر اپنے منفرد اسلوب میں حدیثِ دل ودانش کی انشاد تسوید میں مشغول رہیں گے۔